سوال

(469) شادی کے چھ ماہ بعد پیدا ہونے والے بچے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی نے کسی بالغہ کنواری لڑکی سے شادی کی اور اس سے دخول کیا تو اس کو واقعتاً کنواری ہی پایا پھر اس لڑکی نے مرد کے دخول کے چھ مہینے کے بعد بچے کو جنم دیا کیا اس بچے کو اس آدمی کے ساتھ منسوب کیا جائے گا ؟ کیونکہ خاوند نے قسم اٹھائی کہ یہ بچہ اسی کے نطفے سے ہے اگر ایسا نہ ہو تو اس کی بیوی کو طلاق ہو۔ تو کیا اس کے ساتھ طلاق واقع ہو گی یا نہیں ؟ اور بچہ بھی ٹھیک ٹھاک صحیح الخلقت ہے اور کئی سال کا ہو چکا ہے جواب مرحمت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب اس نے خاوند کے دخول کے چھ مہینے کے بعد بچے کو جنم دیا چاہے ایک لحظہ ہی چھ مہینے سے زیادہ ہو تو آئمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ بچہ اس دخول کرنے والے باپ کی طرف ہی منسوب ہو گا اسی طرح کا ایک واقعہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں پیش آیا تو صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین نے چھ مہینے کا صحیح بچہ ہونے پر اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو دلیل بنایا :

وَحَملُهُ وَفِصـٰلُهُ ثَلـٰثونَ شَهرًا ... ١٥ سورة الاحقاف

"اور اس کے حمل اور اس کے دودھ چھڑانے کی مدت تیس مہینے ہے ۔"

اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو ساتھ ملایا :

وَالوٰلِدٰتُ يُرضِعنَ أَولـٰدَهُنَّ حَولَينِ كامِلَينِ ... ٢٣٣ سورة البقرة

"اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں ۔"

جب آیت میں مذکورہ تیس مہینوں کی مدت سے دو سال مدت رضاعت نکالی جائے تو حمل چھ مہینے کا ہوتا ہے پس آیت مذکور ہمیں حمل کی کم از کم مدت اور رضاعت کی کامل مدت کو جمع کیا گیا ہے ۔

اور اگر وہ اس بچے کو اب اپنی طرف منسوب نہیں کر رہا تو اس کے گزشتہ اقرار کا کیا بنے گا جو اس نے بچے کو اپنے ساتھ منسوب کرنے کے حوالے سے کیا ہے؟ بلکہ اگر وہ کسی مجہول النسب بچے کو بھی اپنے ساتھ منسوب کر لے اور کہے کہ بلاشبہ وہ میرا بیٹا ہے تو مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے کہ بچہ اس کی طرف منسوب ہو جائے گا جب اتنی مدت کے حمل کا درست ہونا ممکن ہے اور کسی نے یہ دعویٰ بھی نہیں کیا ہے کہ وہ اس کا بیٹا ہے تو یہ شخص اپنی قسم سے بری ہو گا اور اس پر قسم توڑنا لازم نہیں آتا۔ واللہ اعلم (ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 407

محدث فتویٰ